619

رجسٹرڈ ایل نمبر ۸۳۵ THE ALFAZL QADIAN رجسٹرڈ ایل نمبر ۸۳۵

قل ان الفضل بید اللہ یؤتیہ من یشاء واللہ واسع علیم

اب گیا وقت خزاں آئے ہیں پھل لانے کے دن | عسیٰ ان یبعثک ربک مقاماً محموداً

دنیا میں ایک نبی آیا پر دنیا نے اسکو قبول نہ کیا لیکن خدا اُسے قبول کریگا اور بڑے زور آور حملوں سے اسکی سچائی ظاہر کردیگا۔ (الہام حضرت مسیح موعود)

الفضل

مضامین بنام ایڈیٹر

کاروباری امور کے متعلق خط وکتابت بنام مینیجر ہو۔

ایڈیٹر:۔ غلام نبی ☆ اسسٹنٹ:۔ مہر محمد خان

نمبر ۵۶ | مورخہ ۲۲ جنوری ۱۹۲۳ء | یوم دوشنبہ | مطابق ۴ جمادی الثانی ۱۳۴۱ھ | جلد ۱۰

فہرست مضامین

مدینۃ المسیح

حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ بنصرہ کی علالت کے متعلق ۱۶ر جنوری کے بارہ بجے تک کی رپورٹ ۱۸ر جنوری کے الفضل میں دی جاچکی ہے۔ اسی تاریخ کی شام کو درجہ حرارت ۱۰۰ ہو گیا۔ اور کھانسی بھی بڑھ گئی ۱۷ر جنوری کی صبح کو درجہ حرارت ۹۷٫۸ اور شام کو ۹۸٫۸ رہا۔ شام کے وقت کھانسی میں زیادتی رہی ☆

۱۸ر جنوری کو صبح ۹۷٫۲ اور شام ۹۸٫۲ درجہ حرارت رہا۔ کھانسی کم رہی۔ اور طبیعت بھی صاف رہی ☆

۱۹ر کو صبح ۹۷٫۴ اور شام ۹۸٫۲ رہا۔ اور رات کو اچھی طرح نیند آگئی۔ اور جسم میں بھی کسی قدر طاقت معلوم دیتی تھی ☆

۲۰ر جنوری صبح ۹۶٫۷ اور اسوقت تک طبیعت اچھی ہے۔ رات کو نیند بھی اچھی طرح آگئی۔ آج ہلکا سا مسہل بھی دیا گیا ہے۔ ۲۱ر جنوری بوقت ۲ بجے شام حضرت صاحبزادہ مرزا شریف احمد صاحب و مرزا عزیز احمد صاحب جالندھر چھاؤنی سے دو دن کے لئے حضرت خلیفۃ المسیح کی علالت کی وجہ سے تشریف لائے ☆

۱۹ر جنوری کو خطبہ جمعہ جناب مولوی شیر علی صاحب نے پڑھا۔ جسمیں اتحاد اور اطاعت امام کی طرف توجہ دلائی۔ اور نماز جمعہ بھی انہوں نے پڑھائی ☆

بارش کا سلسلہ جاری ہے جس سے سردی میں اضافہ ہو گیا ہے ☆

مغربی افریقہ میں تبلیغ اسلام

مُبلّغین کے تبلیغی دورے

جماعت احمدیہ میں دن بدن اضافہ

(نوشتہ مولوی عبد الرحیم صاحب نیر۔ ۲۲ نومبر ۲۲ء)

مقدمہ فوجداری کا فیصلہ

جماعت احمدیہ نے جو فوجداری مقدمہ زیر دفعات ۲۰۶ و ۱۴۷ و ۳۳۵ تعزیرات ناٹیجیریا بجرم "مجمع مجرمانہ" و "مداخلت مذہب" "ضرب شدید" ۱۵ اشخاص پر دائر کیا تھا۔ اس میں دو ہفتہ مصروف سماعت رہنے کے بعد خاص مجسٹریٹ نے ۸ اشخاص کو

سزا سے قید وجرمانہ دی۔ سرغنہ کے جرم کو تین تین ماہ قید بامشقت ۱۷ پونڈ فی کس جرمانہ۔ باقیوں میں ۲ کو دو دو ماہ قید بامشقت اور ۳ کو ایک ایک ماہ اور ۲ کو دو ہفتہ فی کس پونڈ جرمانہ ان مجرموں میں ایک حاجی صاحب بھی ہیں۔ جو سرزمین نائجیریا میں جیل کا دروازہ دیکھنے میں فرد واحد ہیں۔ خدا کا شکر ہے کہ فیصلہ کا شہر میں اسقدر عمدہ اثر ہوا ہے کہ بالکل امن قائم ہو گیا ہے ۔

دوران سماعت مقدمہ

مقدمات سے کسی مبلغ کو قطعاً خوشی نہیں ہو سکتی۔ اور نہ ہی ایسے ملک میں جہاں مسلمان ہر مہذب شخص کی نظر میں غیر مہذب بیگن لامذہب سے زیادہ وقعت نہیں رکھتے۔ احمدی وغیر احمدی کا سوال ہو سکتا ہے۔ مگر تہذیب و جہالت کی جنگ ہے جماعت احمدیہ کی طرف سے آنریبل مسٹر اجیبا اور دو دیگر بیرسٹر پیروکار تھے ابتدائی تقریر میں آنریبل مسٹر اجیبا نے سلسلہ عالیہ کے مہذبانہ اثر اور مفید تعلیم کا ذکر کیا اور پتھر پھینکنے والوں کو امن و تہذیب کا دشمن قرار دیا۔ اور عدالت کو سلسلہ کا ذکر کرتے وقت اس طرح توجہ دلائی کہ:۔

"سلسلہ احمدیہ اپنے نیک کارناموں کے لئے خاص شہرت رکھتا ہے۔ اور قانون کو اس کی حفاظت کرنی چاہیئے۔"

سماعت کی آخری تقریر میں بیرسٹر ٹیلہ نے ایک پرزور تقریر میں عدالت کو مخاطب کر کے سوال کیا:۔ "سوال یہ ہے۔ کہ آیا احمدی جماعت دیگر فرقہائے رعایا سرکار کی طرح وعظ کا استحقاق رکھتی ہے یا نہیں۔ اور کب تک اس ملک کے لوگ ان کو اپنے مذہب کی اشاعت سے روکیں گے۔"

دوران سماعت میں ایک احمدی گواہ نے ملزمین کے بیرسٹر کو آڑے ہاتھوں لیا۔ اور کہا۔ "ہم مسیح ناصری پر ایمان لاتے ہیں مگر تم مسیحی انہیں نہیں مانتے۔ قرآن کا مسیح اناجیل کا مسیح جدا جدا ہیں۔" احمدیہ جماعت کے ممبروں واعظوں اور تعلیم یافتہ لوگوں کو عیسائی بیرسٹروں نے پہلی مرتبہ مقابل میں دیکھا۔ اور بعض نے تعجب سے کہا۔ "کیا تم مسلمان ہو؟"

غرض اس مقدمہ کے ذریعہ عدالت میں تبلیغ اور سلسلہ کی عظمت کا اظہار اور تمام ملک نائجیریا میں رعب قائم ہو گیا ہے الحمد للہ۔

مقدمہ جامع مسجد

جامع مسجد احمدیہ کی نسبت مخالفین نے جبیت امام پر جو مقدمہ دائر کر رکھا ہے ابھی تک اس کا فیصلہ نہیں ہوا۔ جج صاحب بیمار ہیں۔ البتہ دو دلچسپ پیشیاں ہو چکی ہیں۔ جنہیں وکیل مدعیان کی مضحکہ خیز اور بے بنیاد تقریریں ہوئی ہیں۔

خلاصہ تقریر:۔ جماعت احمدیہ اعتقاد رکھتی ہے:۔
(۱) عورتوں میں روح ہے (۲) مسیح ناصری فوت ہو چکے ہیں (۳) اشاعت اسلام امن پسند ذرائع سے ہونی چاہیئے (۴) سینے پر ہاتھ رکھ کر نماز پڑھنی چاہیئے (۵) عورتوں کو بھی تعلیم حاصل کرنی چاہیئے (۶) تشہد میں ایک پاؤں کھڑا کرنا چاہیئے اور دوسرا لٹانا۔

اس کے مقابلہ میں میرے موکلین کا عقیدہ ہے:۔
(۱) عورتوں میں روح نہیں (۲) مسیح ناصری آسمان پر ہے (۳) اشاعت مذہب کے لئے تلوار کا استعمال ضروری ہے (۴) ہاتھ چھوڑ کر نماز پڑھنی چاہیئے۔ (۵) عورتوں کو قطعاً پڑھنا نہیں چاہیئے۔

اس تقریر پر جج نے کہا۔ "بیرسٹر صاحب! کیا آپ سنجیدگی سے تقریر کر رہے ہیں؟" اثبات میں جواب پا کر جج نے مقدمہ کی سماعت روک دی۔ اور ایک فیصلہ عدالت کی طرف وکیل مدعیان کو توجہ دلائی۔ دوسری پیشی میں وکیل صاحب نے رخ بدلا۔ اور مسیحی کلیسیا کی کتب سے حوالجات دیکر جماعت احمدی کو کافر ثابت کرنے کی کوشش کی۔ مگر جج نے حکم دیا۔ کہ میں مزید وقت ضائع نہیں کرتا۔ بیٹھ جائیں۔ اس کے بعد اب تک کوئی پیشی نہیں ہوئی۔ احباب دعا فرمائیں۔ کہ یہ ابتلاء دور ہو۔

تعلیم الاسلام سکول

مدرسہ تعلیم الاسلام لیگوس میں اسوقت اوسط حاضری روزانہ ۵۰ ہے۔ جگہ کی سخت دقت ہے۔ یہاں کے ابتدائی مدارس میں انگلستان کے مدارس کی طرح اے۔ بی۔ سی کلاس فرسٹ پرائمر۔ سیکنڈ پرائمر۔ اور فرسٹ سٹینڈرڈ سے پانچویں سٹینڈرڈ تک کلاسز ہیں گویا کہ ہندوستان کا مڈل سکول یہاں پرائمری اسکول ہے۔ تعلیم الاسلام اسکول میں اسوقت سٹینڈرڈ دوئم تک تعلیم ہے۔ اور انشاء اللہ تعالیٰ جلد ہائی کلاسز یعنی چھ و سات سٹینڈرڈ کھولنے کا ارادہ ہے۔ حکومت عالیہ نے ایک بڑا قطعہ زمین تاہیں دیدیا ہے۔ اور دوسرا بھی انشاء اللہ مل جائیگا۔ اور جماعت کا ارادہ ہے۔ کہ ابتدائی و ثانوی ہر دو مدارس قائم کئے۔ اللہ تعالیٰ ان کے نیک ارادوں میں برکت ڈالے۔ آمین ثم آمین۔

تبلیغی وفود

شہر کی انفرادی و اجتماعی تبلیغی کوششیں۔ دروس۔ قرآن و حدیث کے علاوہ ایک وفد تبلیغ شمال کا دورہ کر کے واپس آیا ہے۔ اور کانو وزاریہ میں پبلک تقریریں کرنے اور لوگوں کو حق سنانے کا کام حتی الامکان سر انجام دینے میں ساعی ہوا ہے۔ دوسرا وفد علاقہ ساحل متصل سرحد ڈھومی اور دار الحکومت ڈہومی میں مصروف تبلیغ ہے۔ پہلی رپورٹ قصبہ بڈاگری سے ہے۔ جہاں کی جماعت احمدیہ کی درخواست پر مبلغ ان کو بھیجا گیا تھا۔ اور لکھا ہے کہ ہفتہ بھر سلسلہ تقاریر جاری رہا۔ اور خوب اچھا اثر ہوا ہے۔ تیسرا وفد آج علاقہ ہیتی سے واپس آیا ہے۔ اور اطلاع دیتا ہے کہ رؤسا و عوام عاجز کو دیکھنے کے منتظر ہیں۔ اور کئی ہزار آدمی حقیقی اسلام کے حلقہ بگوش ہونے کو تیار ہے۔ مولوی فضل الرحمن حکیم گولڈ کوسٹ میں دورہ کر رہے ہیں۔ موضع اے ٹام ٹام۔ سراوا۔ اڈرنی۔ ایفیو میں جا کر انہوں نے تبلیغی لیکچر دیئے ہیں۔ اور اب حلقہ سراہا کا دورہ کر رہے ہیں۔

نتائج تبلیغ

عزیز فضل الرحمن کے ہاتھ پر ایام زیر رپورٹ میں ۸ کافر اسلام میں داخل ہوئے اللہ تعالیٰ استقامت بخشے۔ ان میں سے ایک سالٹ پانڈ کا باشندہ ہے۔ باقی اندرون ملک کے رہنے والے ہیں۔

لیگوس میں باوجود مخالفت ہر ہفتہ جماعت کی تعداد میں ترقی ہے۔ گذشتہ اتوار کو ۲۱ نو احمدیوں نے بیعت کی۔ الحمد للہ۔ اخبار پاؤنیر آف نائجیریا اور افریقن میسنجر نے سلسلہ پر نہایت ہمت افزا اور قابل تعریف مضامین لکھے ہیں۔

درخواست دعا

مجھے ڈاکٹر نے کمزوری صحت کی وجہ سے زیادہ کام کرنے سے منع کیا ہے تاہم جس قدر ہو سکتا ہے کرتا ہوں احباب دعاؤں میں ضرور یاد رکھیں۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم
الفضل
قادیان دارالامان - ۲۲ر جنوری ۱۹۲۳ء

تبلیغ ہدایت

حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب کی تازہ تصنیف

۱۹۲۲ء کے سالانہ جلسہ پر جو متعدد کتب شایع ہوئی ہیں ان میں سے ایک خاص کتاب مذکورہ بالا نام سے حضرت صاحبزادہ میرزا بشیر احمد صاحب ایم اے کے رشحات قلم کا نتیجہ ہے۔ حضرت صاحبزادہ صاحب ممدوح کا طرز تحریر جیسا جامع پُر معنی۔ دل آویز اور آسان ہے۔ وہ ہماری تعریف و توصیف سے بالکل مستغنی ہے۔ اور اسی وجہ سے ہم اس کی نسبت کچھ نہ کہیں گے۔ ہاں مختصر طور پر احباب کی اطلاع کے لئے اس تازہ تالیف کے مضامین کی نسبت کچھ ذکر کرینگے۔ تاکہ احباب کو اصل کتاب کی طرف توجہ پیدا ہو۔ اور اسمیں جو حقایق و معارف بیان ہوئے ہیں ان سے فائدہ اٹھا کر تبلیغ احمدیت میں کامیابی حاصل کریں۔

ابتدائی دس صفحوں میں "مقدمہ" کے زیر عنوان سلسلہ رسالت کی مختصر مگر نہایت جامع حقیقت بیان کرتے ہوئے ثابت کیا ہے۔ کہ یہ سلسلہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ذات والاصفات کے ذریعہ اپنے کمال کو پہنچ گیا ہے۔ اس کے ساتھ ہی روحانی تعلیم کے قرآن کریم کے ذریعہ کمال تک پہنچنے کا ذکر کرتے ہوئے قرآن کریم کی لفظی اور معنوی حفاظت کا ثبوت دیکر اسلام کو زندہ مذہب ثابت کیا ہے۔ اور اسی ضمن میں اسلام کی یہ خصوصیت بیان کی ہے۔ جو اس کی زندگی کا ثبوت ہے۔ کہ اس کے اندر ہمیشہ ضرورت کے وقت ایسے شخصوں کا وجود قائم رہا ہے۔ جو مکالمہ مخاطبہ الہیہ سے مشرف ہوئے۔ اور پھر باوجود تعلیم روحانی مکمل ہونے کے اسلام میں مصلحوں کی ضرورت نہایت زبردست دلائل سے ثابت کی ہے۔

اس کے مقابلہ میں آخری زمانہ کے خطرناک فتنہ کے متعلق رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئیوں کی طرف اشارہ کرکے موجودہ زمانہ کو ان پیشگوئیوں کا مصداق ثابت کیا ہے۔ جس طرح نہایت خوش اسلوبی سے طبایع میں خود بخود موجودہ فتنہ کا علاج معلوم کرنے کی خواہش پیدا کرکے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی آمد کی خوشخبری سنائی ہے۔ اور یہ خاص خصوصیت تمام کتاب میں موجود ہے کہ ایک محقق کے دل میں کسی مسئلہ کی تحقیق کرتے وقت جس ترتیب سے خیالات پیدا ہو سکتے ہیں۔ اسی ترتیب سے خود ان کا ذکر کرکے تسلی بخش بحث کی گئی ہے۔

اس سے آگے "تمہید" کے زیر عنوان تحقیق حق کے طریق بیان فرماتے ہوئے نقلی تحقیق کی یہ ترتیب قائم فرمائی ہے۔ کہ اوّل قرآن مجید۔ دوسرے سنت۔ تیسرے احادیث۔ چوتھے دیگر کتب سماوی۔ پانچویں علمائے سلف اور اس کے متعلق یہ زرین ہدایت قلم بند کی ہے کہ "جہاں ہمارے لئے یہ ضروری ہے کہ ہم ان کے مطابق کسی مدعی کے دعویٰ کو پرکھیں۔ اور ان سے باہر نہ جائیں وہاں اس سے بھی بڑھ کر یہ ضروری ہے کہ ہم ان کے مدارج کو بھی مد نظر رکھیں"۔

اس کے بعد عقلی طریق سے تحقیق کرنے کا مختصر مگر نہایت جامع اصل بیان کیا ہے۔ اور بالآخر اس بارے میں دعا سے کام لینے کی خاص تاکید پر تمہید کو ختم فرمایا ہے۔ اس کے آگے صداقت مسیح موعود سے تعلق رکھنے والے اہم مسائل کو بیان فرماتے ہوئے وہ وہ جوہر دکھائے ہیں اور ساتھ کے ساتھ مخالفین کے اعتراضات کو اس خوبی سے ردّ فرمایا ہے کہ بے اختیار مرحبا اور جزاکم اللہ کہنے کو جی چاہتا ہے۔ ان مسائل کا مختصراً ذکر کرنا بھی چونکہ آسان نہیں۔ اس لئے ان کے صرف عنوان درج ذیل کرتے ہیں:۔

(۱) نزول و ظہور مسیح و مہدی (۲) وفات مسیح ناصری (۳) حضرت مسیح آسمان پر نہیں اٹھائے گئے (۴) حقیقت معراج (۵) حیات مسیح کے عقیدہ پر اجماع کبھی نہیں ہوا (۶) حیات مسیح کا عقیدہ اسلام میں کہاں سے آیا (۷) عدم رجوع موتی (۸) مسیح موعود اسی اُمت میں سے تھا (۹) نزول کی حقیقت (۱۰) ابن مریم کے نام میں حکمت (۱۱) مسائل مختلفہ متعلقہ مہدی معہود (۱۲) مہدی جہاد بالسیف نہیں کریگا (۱۳) حضرت مرزا صاحب کے دعویٰ مسیحیت و مہدویت پر عقل کے پہلو سے سرسری نظر (۱۴) علامات ماثورہ کے متعلق ایک غلط فہمی کا ازالہ (۱۵) مسیح و مہدی کی دس موٹی علامات اور ان کی تشریح (۱۶) دجال کی کیفیت (۱۷) مسیح موعود کے متعلق پیشگوئیاں اور ان کے کام (۱۸) حضرت مرزا صاحب کا فیصلہ اختلافات اُمت کے متعلق (۱۹) حضرت مرزا صاحب کے ہاتھوں سے کسر صلیب اور قتل خنزیر کا ہونا (۲۰) مختلف مذاہب کے حملوں کی تردید (۲۱) لیکھرام کی نسبت پیشگوئی (۲۲) مضمون مباہلہ لیکھرام۔ (۲۳) حضرت صاحب کا اشتہار متعلقہ لیکچر مہوتسو۔ (۲۴) حضرت مرزا صاحب نے کھوئے ہوئے ایمان کو واقعی دُنیا میں قائم کیا ہے (۲۵) علامات ماثورہ کے متعلق ایک شبہ کا ازالہ (۲۶) مسیح موعود کی خاص علامتیں (۲۷) حضرت مرزا صاحب کا دعویٰ نبوت (۲۸) ختم نبوت کے متعلق ہمارا عقیدہ (۲۹) آیت خاتم النبیین کے معنے (۳۰) حدیث لانبی بعدی کے معنے (۳۱) حدیث لوکان بعدی نبی لکان عمر (۳۲) حدیث لم یبق من النبوۃ الا المبشرات (۳۳) اجماع کا دعویٰ غلط ہے (۳۴) نبی کے لئے شریعت لانا ضروری نہیں (۳۵) ہر نبی کتاب لاتا ہے (۳۶) نبی کے صاحب شریعت ہونے سے کیا مراد ہے۔ (۳۷) قرآن سے سلسلہ نبوت کا جاری ہونا ثابت ہے اور اسپر تین زبردست دلائل (۳۸) حدیث سے سلسلہ نبوت کا جاری ہونا ثابت ہے۔

یہ کتاب ۲۶×۲۰ کے دوسو آٹھ صفحات پر ختم ہوئی ہے لکھائی چھپائی عمدہ اور کاغذ سفید چکنا لگایا گیا ہے ٹائٹل رنگین ہے۔ منشی فخرالدین صاحب ملتانی کتب فروش قادیان نے شایع کی ہے۔ اور انہی سے بقیمت عہ مل سکتی ہے۔ حضرت مسیح موعود کا فوٹو بھی کتاب میں دیا گیا ہے۔ چونکہ کتاب بہت تھوڑے عرصہ میں لکھائی اور چھپوائی گئی ہے۔ اس لئے کتابت کی غلطیاں رہ گئی ہیں۔ جنکی اصلاح کیلئے بہت جلدی تصحیح نامہ شایع ہونا ضروری ہے۔ تبلیغ ہدایت حصہ اول کا یہ مختصر سا تذکرہ کرنے کے بعد ہمیں ضرورت نہیں کہ احباب کرام کو اس سے مستفیض ہونے کی تحریک کریں۔ وہ خود اس کی خو

پر مطلع ہو کر اسے پڑھیں گے اور جس غرض و غایت کو مد نظر رکھ کر واجب الاحترام مصنف نے رقم فرمائی ہے۔ اسے پورا کرنے میں کوتاہی نہ کرینگے ؛

ہاں ایک بات ہم اور کہہ دینا چاہتے ہیں۔ اور وہ یہ کہ اگرچہ اس کتاب میں انہی مسائل پر حضرت صاحبزادہ صاحب نے قلم اٹھایا ہے۔ جن پر احمدیہ لٹریچر میں متعدد دفعہ بہت کچھ لکھا جا چکا ہے۔ لیکن ہر بات اور ہر مسئلہ میں خاص شان پیدا کی ہے۔ اور ترتیب بیان بالکل نئی اور اچھوتی ہے اس لاجواب تصنیف پر ہماری جماعت محترم و مکرم مصنف کی جس قدر بھی شکر گزار ہو۔ کم ہے۔ اس شکر گزاری کا ایک طریق تو یہ ہے۔ کہ کتاب کی اشاعت میں بہت کوشش اور سعی کی جائے۔ اور دوسرا طریق یہ ہے کہ حضرت صاحبزادہ صاحب کی صحت و عافیت اور درجات میں ترقی کے لئے خاص دعائیں کی جائیں۔

ان سطور کو ختم کرنے سے قبل ہم حضرت ممدوح کی خدمت اقدس میں تمام جماعت کی طرف سے یہ گزارش کرینگے کہ چونکہ جناب اس برگزیدہ خدا کے لخت جگر ہیں جسے دنیا سلطان القلم تسلیم کر چکی ہے۔ اور اس مبارک انسان کے بھائی ہیں۔ جس کے زور قلم نے مخالفین کے چھکے چھڑا دیئے۔ اور اسکے دامن مبارک کو عرفان اور معرفت کے تازہ بتازہ جام پلا کر سرشار کر دیا ہے۔ اسلئے جناب کی ذات گرامی سے بھی ہمیں بڑی بڑی توقعات ہیں۔ اور ہماری توقعات کو اس تازہ تصنیف نے نہ صرف بہت زیادہ بڑھا دیا ہے۔ بلکہ درجہ یقین تک پہنچا دیا ہے۔ اسلئے اپنے قلم مبارک کو اب تھکنے نہ دیجئے۔ اور نئے نئے رشحات سے بہرہ اندوز فرماتے رہیئے ؛

جمعیۃ العلماء کا باب الجہاد

مسئلہ جہاد کے متعلق مسلمانوں نے غلط اور تعلیم الاسلام کے سراسر خلاف جو یہ سمجھ رکھا تھا کہ غیر مذاہب کے لوگوں کو بذریعہ تلوار مسلمان بنانا جہاد ہے۔ اس کی نسبت حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے تردید فرمائی۔ تو ایک سرے سے لے کر دوسرے سرے تک مسلمانوں میں کھلبلی مچ گئی۔ اس وجہ سے آپ کو اسلام سے خارج قرار دیا گیا۔ بعض کفر کے فتوے لگائے گئے حتےٰ کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی اسی تعلیم پر اعتقاد اور یقین رکھنے پر کابل کی سرزمین میں ایک نہایت قابل احترام وجود کو جو اپنے تقویٰ و طہارت دینداری اور نیک شعاری کی وجہ سے خاص شہرت رکھتا تھا۔ یعنی سید عبداللطیف صاحب کو سنگسار کر کے مار ڈالا گیا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون ؛

مسئلہ جہاد کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مقابلہ میں گو مسلمانوں نے یہ روش اختیار کی لیکن خدا تعالیٰ نے ان کو ایسا پکڑا۔ کہ خود ان کے مونہوں سے اسی بات کا اقرار اور اعلان کرا دیا۔ جو حضرت مسیح موعود نے فرمائی۔ چنانچہ فسادات مالابار کے متعلق جب یہ مشہور ہوا کہ موپلوں نے جہاد کی اس تعریف کے مطابق جو عام مسلمانوں میں رائج ہے۔ (کہ دیگر مذاہب کے لوگوں کو بزور مسلمان بنانا مسلمانوں کا فرض اور کار ثواب ہے)۔ ہندوؤں کو زبردستی مسلمان بنایا ہے۔ تو ہندوستان کے بڑے بڑے عالموں نے موپلوں کے اس فعل کو خلاف اسلام قرار دیا اور اقرار کیا۔ کہ اسلام کسی کو زبردستی مسلمان بنانے کی اجازت نہیں دیتا ؛

اگرچہ اس طرح بھی یہ بات بالکل صاف ہو گئی کہ اسلامی جہاد کا وہ مفہوم جو مسلمان سمجھے ہوئے ہیں۔ غلط ہو گیا اور سچ وہی ثابت ہوا۔ جو حضرت مسیح موعود نے فرمایا لیکن اس سے بھی بڑھ کر "جمعیۃ العلماء" نے گیا میں اپنے پنڈال کے دروازہ پر "باب الجہاد" لکھ کر اعتراف کر لیا کہ جہاد کے متعلق اپنے پہلے خیالات کو وہ خیرباد کہہ چکے ہیں۔ معاصر ہمدم (۱۱ جنوری سنہ ۱۹۲۳ء) لکھنؤ میں "خاص مضامین" کے زیر عنوان گیا کے قومی ہفتہ پر مولوی مسعود الرحمن صاحب ندوی کا مضمون شائع ہوا ہے جس میں وہ لکھتے ہیں

"علماء پنڈال کے صدر دروازہ پر نہایت خوشخط اور جلی حروف میں لکھا تھا "باب الجہاد" یہ تو صاف بات ہے کہ صدر دروازہ کے اندر نہ کوئی میگزین تھا جس میں توپیں۔ بندوقیں۔ تلواریں۔ مشین گنیں وغیرہ آلات حرب جمع تھے۔ اور نہ مسلح فوجیں اور پلٹنیں تھیں۔ بلکہ جبّہ پوش علماء تھے جنہیں سے اکثر نے غالباً کبھی عربی آلات کی شکل بھی نہ دیکھی ہو گی ؛"

اس صورت میں پنڈال کے دروازہ کو باب الجہاد کہنے سے صاف ظاہر ہے کہ یہ لوگ جہاد کا جو مفہوم سمجھے ہوئے تھے اسے بدل چکے ہیں۔ اور ان کے نزدیک دلائل سے مقابلہ کرنا بھی جہاد ہے ہمیں یقین ہے کہ وہ دن آئینگے۔ جب مسلمانوں پر حضرت مسیح موعود کی سب تعلیم کی خوبیاں منکشف ہو جائینگی۔ اور اسپر عمل پیرا ہونے کے سوا ان کے لئے کوئی چارہ نہ ہو گا۔ لیکن افسوس اس بات کا ہے کہ یہ لوگ ان برکات سے محروم ہو رہے ہیں جو موجودہ زمانہ مسیح موعود کی بعثت کے قرب کی وجہ سے رکھتا ہے ؛

حضرت مسیح موعود اسی مضمون کو کس دردناک پیرایہ میں بیان فرماتے ہیں :-

امروز قوم من نشناسد مقام من
روزے بگریہ یاد کند وقت خوشترم

غیر مبایعین اور محبت کی رَو

مولوی محمد علی صاحب کا دعویٰ ہے کہ ان کے قول اور فعل۔ اعمال اور اعتقادات ایسے ہیں۔ جو عام مسلمانوں میں احمدیت کے متعلق محبت اور الفت کی رو پیدا کرنے والے ہیں گویا غیر احمدی ان کی وجہ سے احمدیت پر ٹوٹے پڑ رہے ہیں۔ اور مولوی صاحب بہت جلدی ان سب کو ایسا ہی احمدی بنا لینگے۔ جیسے کہ وہ خود ہیں۔ لیکن غیر احمدی مولوی صاحب اور ان کے ساتھیوں کے متعلق جس فیصلہ پر پہنچے ہیں۔ وہ مولوی ثناء اللہ کے الفاظ میں یہ ہے کہ :-

"لاہوری پارٹی اپنی نسبت کو مرزا صاحب کی طرف کرنا پسند نہیں کرتی۔ اس لئے ان کی کوشش ہے کہ ہماری نسبت قادیان سے ہٹ کر مدینہ شریف کی طرف ہو جائے۔ ہم اس کوشش میں ان کے مؤید ہیں۔ مگر کیا کریں۔ جب تک یہ لوگ مرزا صاحب کے پنجے سے پنجہ نکال کر سیدھی مدینہ شریف کی راہ نہیں لینگے۔ اس کوشش میں کامیاب نہ ہونگے"

(اہل حدیث ۱۲ جنوری سنہ ۲۳ء)

یہ ہے وہ رو جسمیں مولوی صاحب کو محبت اور الفت کی لہریں نظر آ رہی ہیں۔ اور جسمیں صرف وہ خود بہے جا رہے ہیں۔ بلکہ کچھ اور .... کھینچے لئے جا رہے ہیں ؛

جلسہ سالانہ مستورات میں

حضرت خلیفۃ المسیح ثانی کی تقریر

سورہ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا۔

اسلام میں عورت کی قیمت

اسلام کے آنے سے پہلے جتنے مذاہب تھے ان میں زیادہ تر توجہ مردوں کی اصلاح کی طرف تھی۔ اور بعض مذاہب تو یہ خیال کرتے تھے۔ کہ گویا عورتوں میں روح ہی نہیں ہوتی۔ اور وہ فقط مردوں کے آرام کے لئے بنائی ہیں۔ اور مرنے کے بعد نہ ان کے لئے کوئی انعام ہے نہ ان سے کچھ پوچھا جائیگا۔ یہ بہت مذہبوں کا خیال تھا حتیٰ کہ یہودیوں اور عیسائیوں کی کتابوں میں بھی یہ لکھا ہے کہ خدا نے مردوں کو اپنے لئے اور عورتوں کو مردوں کے لئے بنایا ہے۔ اسلام چونکہ اس بات کے لئے سب سے پہلا اور مذاہب کے لحاظ سے آخری مذہب ہے جس نے یہ بتلایا ہے۔ کہ مرد اور عورت بحیثیت انسان کے برابر ہیں جس طرح عورت مرد کے لئے پیدا کی گئی ہے۔ اسی طرح مرد بھی عورت کے لئے بنایا گیا ہے۔ اگر عورت مرد کا کام کرتی ہے۔ تو مرد بھی اسے کما کر لا دیتا ہے۔ لیکن پچھلے مذہبوں کا یہ خیال درست نہیں تھا۔ یہ باتیں خدا کی کسی کتاب میں نہیں تھیں۔ بلکہ اس زمانہ کے آدمیوں نے خود جس طرح چاہا قلم اٹھا کر لکھ لیا۔ سب سے پہلے رسول کریم صلعم نے یہ تعلیم دی۔ اور اس سے عورتوں کی کایا ہی پلٹ گئی۔

رسول کریم کے آنے سے پہلے عربوں کا خیال عورتوں کے متعلق

اس زمانے میں عربوں کا یہ خیال تھا۔ کہ عورت میں کچھ عقل نہیں ہوتی۔ اسے ہمارے کسی معاملے میں بولنا ہی نہیں چاہئے۔ اگر کوئی کسی معاملے میں دخل بھی دیتی۔ تو اسے سخت ناپسند کرتے تھے۔

ایک دفعہ حضرت عمرؓ ایک بات کے متعلق سوچ رہے تھے۔ ان کی بیوی نے کہا بات تو آسان ہے۔ اس طرح کر لو۔ انہوں نے کہا۔ کہ تو کون ہوتی ہے۔ میرے معاملے میں دخل دینے والی۔ ان کی بیوی نے کہا۔ کہ جب رسول کریمؐ کی بیویاں ان کو مشورہ دیدیتی ہیں۔ تو اگر میں نے دیدیا تو کیا حرج ہے۔ حضرت عمرؓ اسی وقت اپنی لڑکی کے پاس جو کہ رسول کریمؐ سے بیاہی ہوئی تھیں۔ دوڑے گئے۔ اور پوچھا کہ کیا تم رسول کریمؐ کے معاملے میں دخل دیا کرتی ہو۔ وہ کہنے لگیں۔ ہاں۔ حضرت عمرؓ نے انہیں کہا یہ بہت بری بات ہے۔ تم پھر اس طرح کبھی نہ کرنا۔ ان کی ایک بھی نے جب یہ بات سنی تو انہوں نے کہا کہ تم کون ہوتے ہو۔ رسول کریم صلعم کے گھر کی باتوں میں بولنے والے۔ تو اس زمانے میں عورتوں کو بیلوں کی طرح سمجھتے تھے۔ مگر رسول کریم صلعم خود عورتوں سے مشورے لیا کرتے تھے۔

عورت کے مشورے کی وجہ سے ایک مشکل کا حل ہونا

ایک دفعہ رسول کریمؐ نے رؤیا میں دیکھا۔ کہ آپ عمرہ کر رہے ہیں۔ آپ کو یہ خیال پیدا ہوا کہ شاید اسی سال عمرہ کرنا ہے۔ چونکہ مکہ والے ستاتے تھے۔ اور مدینے والے جا نہیں سکتے تھے۔ یہ رؤیا سنکر کئی ہزار آدمی آپ کے ساتھ چلنے کو تیار ہو گئے۔ کئی ہزار کے مجمع کو ساتھ لے کر رسول کریمؐ جب مکہ کے پاس پہنچے۔ تو مکے والوں نے کہا کہ ہم ہرگز نہیں جانے دیں گے۔ لوگ کہیں گے کہ محمد (رسول اللہ) کئی ہزار کے مجمع کو ملا کر گئے۔ تو مکے والے ڈر گئے۔ ہماری تو ناک کٹ جائیگی۔ کئی تدبیریں کی گئیں۔ اور فیصلہ کی یہ صورت ہوئی۔ کہ دونوں طرفوں کے بڑے بڑے سردار اکٹھے ہو کر فیصلہ کریں آخر فیصلہ کرنے سے یہ بات قرار پائی کہ مدینہ والے اس سال چلے جاویں۔ اور اگلے سال آویں۔ اس فیصلہ سے صحابہ کرامؓ بہت رنجیدہ ہوئے کہ رسول کریمؐ نے کفار کی یہ شرط کیوں مان لی۔ پھر رسول کریمؐ نے فرمایا کہ قربانی کے لئے جو کچھ لائے ہو۔ یہیں پر قربانی کردو۔ مگر کوئی نہ اٹھا۔ حتیٰ کہ رسول کریمؐ نے تین دفعہ کہا۔ مگر پھر بھی سب بیٹھے رہے۔ یہ حال دیکھکر رسول کریمؐ کو بہت فکر ہوا۔ کہ کہیں اس واقعہ سے لوگوں پر ابتلا نہ آجاوے۔ آخر آپ اٹھ کر گھر گئے۔ اور اپنی ایک بیوی سے پوچھا کہ کیا کیا جاوے یہ آج پہلی دفعہ ہے۔ کہ میں بات کہوں۔ اور لوگ نہ کریں۔ آپ کی بیوی نے کہا۔ کہ آپ اب ان سے کچھ نہ کہیں۔ سیدھے چلے جاویں۔ اور جا کر اپنی قربانی کے گلے پر چھری پھیر دیں۔ چنانچہ آپ گئے۔ اور اپنے اونٹ کے گلے پر نیزہ مارا۔ یہ دیکھکر سب لوگ اس طرح کھڑے ہوئے کہ ہر ایک یہی چاہتا تھا۔ کہ مجھ سے کوئی اور پہلے نہ ہو جائے۔ کیونکہ صحابہؓ ان کے دل ٹوٹے ہوئے تھے۔ رسول کریمؐ کو قربانی کرتے دیکھ کر سب اٹھ کھڑے ہوئے۔ تو ایک عورت کے مشورے کی بدولت یہ مشکل حل ہو گئی۔

عورتیں اپنی اہمیت نہیں سمجھتیں

مگر بڑے افسوس کی بات ہے۔ کہ اس زمانہ میں عورتیں خود اپنی اہمیت نہیں سمجھتیں۔ اور وہ یہی سمجھتی ہیں۔ کہ ہم مردوں کے لئے ہیں۔ اور جس مذہب کو مرد اختیار کرتا ہے۔ اسی پر وہ چل پڑتی ہیں۔ اور یہ نہیں سمجھتیں کہ خدا تعالیٰ کے ساتھ مرد اور عورت کا تعلق الگ الگ ہے۔ مگر موجودہ صورت میں تو جو مرد نے کر دیا وہی ان کا ایمان ہے۔ اس لئے چاہئے۔ کہ عورت خود دین کو سوچ سمجھکر اختیار کرے۔ کیونکہ خدا کے آگے اسے اس یہ جواب نہیں دینا کہ میرا خاوند احمدی تھا تو میں احمدی ہوئی یا میرا خاوند عیسائی تھا۔ تو میں عیسائی ہوئی۔ بلکہ اس سے یہ پوچھا جائیگا کہ تو نے کونسا مذہب سچا سمجھکر اختیار کیا۔

عورتوں کا تعلق خدا کے ساتھ

آج میں اسی بات پر بیان کرونگا۔ کہ عورتیں اپنے ایمان کے متعلق یہ یاد رکھیں۔ کہ ان کا تعلق خدا کے ساتھ علیحدہ ہے۔ چنانچہ عورتیں بھی خدا کے ساتھ تعلق رکھ سکتی ہیں۔ بشرطیکہ ان کا ایمان اپنا ایمان ہو۔ خاوند کا ایمان نہ ہو۔ پچھلے زمانہ میں کئی عورتیں ایسی گذری ہیں۔ کہ انہیں الہام ہوا کرتے تھے۔ مثلاً رابعہ بصری۔ مریم حضرت موسیٰ علیہ السلام کی والدہ ان کے ساتھ خدا کلام کرتا تھا۔ اگر عورتیں سمجھ کر دین اختیار کریں۔ تو مرد چاہے کہیں بھٹکتا پھرے۔ عورت کو ابتلا نہیں آ سکتا۔ اور جو دیکھ کر ایمان لایا ہوتا ہے۔ اس کی یہ علامت ہوتی ہے کہ وہ بگڑتا نہیں۔ اور ابتلا نہیں آتا۔ کیونکہ جس نے دیکھ کر قبول

کیا ہوتا ہے۔ اگر ساری دنیا بھی اس کو پھرانا چاہے۔ تو پھر نہیں پھر سکتا۔

ایمان کے بغیر مستقل ترقی نہیں ہو سکتی

یاد رکھو کہ ایمان کے بغیر مستقل ترقی نہیں ہوتی۔ بھلا کیا وجہ ہے۔ کہ مردوں نے اتنی ترقی کی ہے کہ اگر وہ آروں سے بھی کاٹے جاویں۔ تو دین نہیں چھوڑتے مگر عورتوں نے چونکہ مردوں کی خاطر دین مانا ہوتا ہے۔ خدا کے لئے نہیں۔ اس لئے وہ کوئی قربانی بھی نہیں کر سکتیں۔ پس جان لو کہ کوئی نماز کوئی روزہ کوئی حج۔ غرضیکہ کوئی عبادت بھی قبول نہیں ہوتی۔ جب تک ایمان اپنا نہ ہو۔ بلکہ خاوندوں کی وجہ سے ہو۔ اور اگر تم یہ یقین رکھو۔ کہ ہمیں خدا نے صرف مردوں کے لئے پیدا کیا ہے۔ تو کوئی ترقی نہیں ہو سکتی۔

عورتوں کی ترقی سے دین کی ترقی

یاد رکھو۔ کہ کوئی دین ترقی نہیں کر سکتا۔ جبکہ عورتیں ترقی نہ کریں۔ پس اسلام کی ترقی کے لئے ضروری ہے۔ کہ تم بھی ترقی کرو۔ عورتیں کمرے کی چار دیواروں میں سے دو دیواریں ہیں۔ اگر کمرے کی دو دیواریں گر جائیں۔ تو کیا اس کمرے کی چھت ٹھہر سکتی ہے۔ نہیں ہرگز نہیں۔ پس عورتوں کو کئی اہمیتیں حاصل ہیں۔

ہر چیز کے جوڑے

پہلی اہمیت تو اپنی ذات کے لحاظ سے حاصل ہے۔ کہ عورت کے بغیر نسل نہیں چل سکتی۔ اگر اس کے بغیر چل سکتی۔ تو چاہیئے تھا کہ خدا تعالیٰ صرف مرد ہی مرد بنا دیتا۔ وجہ یہ ہے چونکہ اللہ تعالیٰ واحد ہے۔ اسکو اپنی ایک ہونے کی بڑی غیرت ہے۔ اس لئے اس نے کوئی چیز ایسی نہیں بنائی جو کہ ایک ہی ہو۔ اور دوسروں کی محتاج نہ ہو۔ اسی لئے اس نے دنیا میں سب چیزوں کے جوڑے بنائے ہیں۔ آدمی کے اندر بھی دو ہی چیزیں ہیں (۱) جسم (۲) روح اس زمانہ کی تحقیقات سے معلوم ہوا ہے۔ کہ درختوں میں بھی نر و مادہ موجود ہیں۔ قرآن شریف میں یہ بات پہلے سے ہی لکھی ہوئی تھی۔ کہ دنیا میں ہر ایک چیز کے جوڑے ہیں۔ تاکہ کوئی چیز یہ نہ کہہ سکے۔ کہ میں ایک ہوں۔ اسی لئے سب ایک دوسرے کے محتاج بھی ہیں۔ اور سوائے اس شاذ و نادر حالت کے کہ آدم علیہ السلام پیدا ہو گئے۔ مگر ان کی پیدائش بھی ایک چیز سے نہیں ہوئی۔ بلکہ مختلف چیزوں سے ہوئی تھی۔

مرد و عورت کی پیدائش کی غرض

عورت اور مرد کے بنانے کی دوسری وجہ یہ بھی ہے۔ کہ وحدانیت قائم رہے قرآن کریم میں خدا تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ میں نے جن اور انسان کو سوائے اس کے نہیں بنایا۔ کہ میری اطاعت کریں۔ پس جبکہ خدا تعالیٰ نے مرد اور عورت کو ایک ہی کام کے لئے پیدا کیا ہے۔ تو عورت کو بھی چاہیئے۔ کہ خدا کا قرب حاصل کرے۔ اب تو دونوں کی مثال ایسی ہو گئی۔ کہ جیسے ایک گاڑی میں دو بیل جوتے گئے ہیں۔ اور دونوں کو آقا کی اطاعت کرنی ضروری ہے۔ یہ تو ذاتی اہمیت ہے۔

عورت کا اثر خاوند پر

ایک اور اہمیت یہ ہے کہ عورت کا اپنے خاوند پر بڑا اثر ہوتا ہے۔ کہنے کو تو کہتے ہیں۔ کہ عورت مرد کے ماتحت ہے۔ مگر یہ بات درست ہے۔ کہ کئی عورتوں کی وجہ سے مردوں نے اپنے آپ کو ابتلا میں ڈال لیا۔ عورت ماتحتی کے رنگ میں حکومت کرتی ہے۔ چنانچہ حضرت آدم بھی اسی طرح بہشت سے نکلے۔ بائبل میں لکھا ہے۔ کہ آدم شیطان کا کہنا نہ مانتے تھے۔ آخر وہ حوا کے پاس گیا۔ اور آدم سے کہلوا کے منوا لیا۔ اس سے پتہ لگتا ہے۔ کہ وہ محبت و پیار کی حکومت ہوتی ہے۔ بہرحال حکومت ہوتی ہے۔ ہم نے بہت دفعہ دیکھا ہے۔ کہ بڑے مخلص مردوں کو ان کی عورتوں نے ورغلا لیا۔ اور ایسا بھی دیکھا ہے۔ کہ عورتیں پہلے احمدی ہوئی ہیں۔ اور مردوں کو بھی انہوں نے منوا لیا۔ اگر عورتیں مان لیں تو مرد بھی خدمت دین میں زیادہ حصہ لے سکتے ہیں۔ بعض دفعہ عورتیں اپنی محبت کی حکومت کو بڑے خطرناک طریق سے چلاتی ہیں۔ چنانچہ رشوتیں بھی اکثر عورتوں کی وجہ سے ہی لی جاتی ہیں۔ کہ جب عورتیں مردوں کو دق کرتی ہیں۔ کہ ہمیں یہ چاہیئے یہ چاہیئے۔ تو مرد کو مجبوراً ناجائز طریق سے روپیہ کمانا پڑتا ہے۔ یہ عورت کا اثر ہوتا ہے۔ دنیا میں اکثر خرابیاں مرد عورت کی ضرورت پوری نہ ہونے کی وجہ سے کرتے ہیں!

کیا یہ عورتوں کی حکومت نہیں۔ کہ ان کی وجہ سے مردوں کے دین تک سلب ہو گئے۔ اور کئی عورتوں کی وجہ سے مرد نیک ہو گئے۔ یہ تو ظاہری اثر ہے۔ مخفی اثر بھی عورتیں ڈال سکتی ہیں۔ چنانچہ بعض عورتیں جب چندے کا سوال اٹھنے والا ہوتا ہے۔ تو وہ اسی وقت اپنی ضروریات سے آگاہ کرنا شروع کر دیتی ہیں۔ تاکہ چندہ دینے سے وہ رہ جائے۔ یہ مخفی اثر ہے جس طرح یہ بد اثر ڈالتی ہیں۔ اسی طرح نیک بھی ڈال سکتی ہیں۔

ایک دفعہ ایک صحابی کے گھر میں ایک مہمان آیا۔ مرد نے کہا۔ کہ کیا کھایا جاوے۔ عورت نے کہا کہ کیا ڈر ہے۔ ایک ہی آدمی کا کھانا ہے۔ وہ اسے کھلا دیں۔ اس عورت نے بچوں کو تو سلا دیا۔ اور وہ کھانا اس مہمان کے سامنے رکھ دیا عربوں میں یہ رواج تھا۔ کہ جب تک گھر والے ساتھ نہ بیٹھ کر کھاویں۔ مہمان کھانا نہیں کھایا کرتے تھے۔ اس عورت نے کسی طریق سے روشنی بجھا دی۔ اور آپ دونوں اس کے پاس بیٹھ گئے۔ اور ایسے ہی منہ مارتے رہے۔ گویا کہ آپ بھی ساتھ ہی کھا رہے ہیں۔ مگر اب اکثر عورتیں کہہ دیتی ہیں۔ کہ جہنم میں جاوے مہمان ہم اپنے بچوں کو کیوں بھوکا رکھیں

ایک عورت کا ایمان

رسول کریمؐ کی وفات کے بعد جبکہ حضرت ابوبکر صدیق کی خلافت کے آخری ایام تھے۔ مسلمانوں کو عیسائیوں کے ساتھ ایک بڑی جنگ کا سامنا ہوا۔ عیسائیوں کی تعداد مسلمانوں سے بہت زیادہ تھی۔ کئی دن تک سخت جنگ ہوتی رہی آخر کار عیسائیوں نے ارادہ کیا۔ کہ یکبارگی حملہ کر کے اسلامی لشکر کو شکست دے دی جاوے۔ چنانچہ انہوں نے آخری دن بڑے زور سے حملہ کیا۔ اور مسلمانوں کے پاؤں اکھڑ گئے آخر وہی ہندہ جس نے کہ کفر کی حالت میں حضرت حمزہؓ کا کلیجہ نکال کر چبا یا تھا۔ اسلام لانے کی حالت میں ایسی ایمانی غیرت دکھائی۔ کہ مردوں کو جنگ سے لوٹتے ہوئے دیکھ کر عورتوں سے کہا۔ کہ اٹھو اور مردوں کا منہ کالا کرو۔ اب ہم لڑنے جاتی ہیں۔ اور عورتوں کے ہاتھوں میں لکڑیاں۔ سوٹے پکڑا دیئے اور خیموں سے باہر نکل آئیں۔ اور جو کوئی بھاگ کر آتا تھا۔ اسے کہتی تھیں۔ کہ تم جاؤ گھروں میں کھانا پکاؤ۔ اب ہم لڑنے کے لئے جاتی ہیں۔ اس وقت آدمیوں کو اس قدر شرم آئی

کہ ایک صحابی کہتے ہیں کہ تلوار کا لگنا بہتر تھا۔ ان کی اس بات سے سب مرد واپس پہنچ گئے۔ اور انہوں نے اس زور سے حملہ کیا۔ کہ فتح ہو گئی۔ یہ ایک عورت کی ہمت اور اس کی عالی حوصلگی کا نتیجہ تھا۔ اس زمانے میں بھی عورتیں یہ کر سکتی ہیں۔ کہ مردوں کو تبلیغ کے لئے تیار کریں۔

عورت کا اثر بچوں پر

ایک اہمیت جو عورت کو حاصل ہے۔ وہ مرد کو نہیں۔ اور یہ عورت کی فضیلت ہے۔ وہ یہ کہ عورت بچوں سے زیادہ باتیں منوا سکتی ہے۔ اور اولاد کی تربیت بھی بہت ہی ضروری ہے۔ کیونکہ بری اولاد کی وجہ سے بھی انسان رسوا اور ذلیل ہو جاتا ہے۔ اور نیک اولاد کی وجہ سے اس کا نام روشن ہو جاتا ہے۔ یہ مت سمجھو کہ تم احمدی ہو گئیں۔ تو کافی ہے۔ نہیں بلکہ اولاد کو بھی احمدی بنانا ضروری ہے۔ کئی دفعہ ایسا دیکھا ہے۔ کہ مسلمانوں نے عیسائی عورتوں سے شادیاں کیں۔ اور ان عورتوں نے مردوں کے مرتے ہی اپنی اولاد کو عیسائی بنا لیا۔ چنانچہ رامپور کی ریاست سُنیوں کی تھی۔ ان میں ایک شیعہ عورت آ گئی۔ جس کی وجہ سے اس ریاست کی حکومت ہی شیعوں کی ہو گئی۔ بچپن کی عمر چونکہ سیکھنے کی ہوتی ہے۔ اس لئے جو کچھ بچہ پہلے گا۔ اور جو کچھ ماں سکھائے گی۔ وہ بچے کے دل پر پتھر کی لکیر کی طرح ہو جاتا ہے۔ اور وہ کبھی مٹائے نہیں مٹتا۔

ہندوؤں میں چونکہ بچپن سے ہی پتھروں کے آگے سجدہ کرنا سکھایا جاتا ہے۔ اسی لئے بڑے ہو کر چاہے وہ بی اے۔ ایم اے بھی پاس کر لیں۔ تب بھی وہ پتھروں کے آگے سجدے کرتے چلے جاتے ہیں۔ اس کی یہی وجہ ہے۔ کہ بچپن کی سیکھی ہوئی باتیں عقل پر غالب آ جاتی ہیں۔ اب اگر وہ دلیلیں جو کہ قرآن کریم میں ہیں۔ ہم پڑھیں۔ تو حیران رہ جاتے ہیں۔ کہ کیوں تمام دنیا مسلمان نہیں ہو جاتی۔ مگر تمام دنیا کے مسلمان نہ ہونے کی یہی وجہ ہے۔ کہ بچپن میں ان کی سیکھی ہوئی باتیں ان کے دلوں سے مٹ نہیں سکتیں۔ پس اگر ماں بے دین ہو تو وہ بہت برا اثر بچے پر ڈالتی ہے۔ مردوں کو تو فرصت ہوتی نہیں۔ کہ بیٹھے بچوں کو دین کی باتیں اور نیک باتیں سکھا دیں۔ اور عورتیں دو قسم کی بری باتیں بچوں کو سکھا دیتی ہیں (۱) ایک تو مذہب کے متعلق اور دوسرے رسوم کے متعلق۔ یعنی بچوں کو کہتی رہتی ہیں کہ احمدی بہت برے ہوتے ہیں۔ انہوں نے ایک نیا مذہب نکال لیا ہے۔ ہم تو وہی کریں گے۔ جو ہمارے باپ دادا کرتے آئے۔ اور دوسرے رسوم کے متعلق مثلاً یہ سکھاتی ہیں کہ جھکا کرو۔ اور السلام علیکم نہ کہا کرو۔ تو بچے میں وہی عادتیں گھر کر جاتی ہیں۔

(۳) تیسری بات یہ ہے کہ عورتیں بچوں کو خدمت دین سے متنفر کر دیتی ہیں۔ یہ سب بگڑے خیال عورتیں ہی بچوں میں ڈال دیتی ہیں۔ جس کی وجہ سے وہ دین کے نزدیک بھی نہیں جاتے۔

(۴) چوتھی بات یہ ہے۔ کہ وہ ان کو عملاً سست کر دیتی ہیں اور وہ اس کا نام محبت رکھتی ہیں۔ مثلاً نماز کے لئے جگاتی نہیں۔ یا وضو نہیں کرنے دیتیں کہ سردی لگ جاوے گی اور وہ اسی وجہ سے دین کے کاموں میں سست رہ جاتے ہیں۔ حالانکہ محنت کرنے سے زور زیادہ پیدا ہوتا ہے اور ہمت بڑھتی ہے۔ تو بعض عورتیں بچوں کو بچپن میں مشق نہیں کرواتیں۔ جس کی وجہ سے اگر بچہ کسی کام کو کرنا بھی چاہے۔ تو نہیں کر سکتا۔ خالی ایمان کچھ نہیں کر سکتا۔ جب تک کہ مشق نہ ہو۔ اخلاص بھی کچھ کام کرنے نہیں دیتا۔ اور وہ بڑا ہو کر ماں کو دعائیں دینے کی بجائے برا بھلا ہی کہنے لگا۔ کہ اگر بچپن ہی میں مجھے مشق کروائی ہوتی۔ تو آج مجھے عشاء اور تہجد وغیرہ کی نمازوں میں اور دوسرے دینی کاموں میں ذرا بھی دقت محسوس نہ ہوتی۔

(۵) پانچویں بات یہ ہے کہ مرد تو باہر چلا جاتا ہے اور عورت بچوں کی پرواہ نہیں کرتی۔ اور وہ اور بچوں کے ساتھ گلیوں میں پھرتے رہتے ہیں۔ اور آوارہ ہو جاتے ہیں۔ مرد اپنی سب سے زیادہ قیمتی چیز اولاد کو عورت کے سپرد کر کے جاتا ہے۔ اور وہ اس امانت میں خیانت کرتی ہے یہ پانچوں بد اثر ہیں۔ جو عورت بچوں پر ڈالتی ہے اور وہ یہ نہیں جانتی کہ اس کی حفاظت میرے ذمہ ہے۔ کیا اگر کوئی شخص اپنی بیوی کو دو سو روپیہ دے جاوے۔ تو وہ اس رقم کو گلی کے کسی بچے کے ہاتھ دے دیگی۔ نہیں۔ تو کیا وجہ ہے کہ وہ اس چیز کو جو ہیروں۔ لعلوں اور موتیوں بلکہ بادشاہتوں سے زیادہ قیمتی ہے۔ اس کو گلی کے آوارہ بچوں کے سپرد کر دیتی ہے۔

(۶) چھٹی بری عادت جو بچوں میں ہوتی ہے۔ وہ یہ ہے۔ کہ وہ بچوں کی غلطیوں کو چھپاتی ہیں۔ بھلا کسی نے کسی عورت کو دیکھا ہے۔ کہ وہ بچے کی بیماری کو چھپائے۔ نہیں۔ کیونکہ وہ جانتی ہے کہ اگر وہ اس کی بیماری کا علاج نہ کریگی تو وہ مر جاویگا لیکن وہ اس کی روحانی بیماریوں کو چھپاتی ہے۔ اگر بچپن میں کوئی مرض پیدا ہو جاوے۔ اور بچپن میں ہی اس کی اصلاح نہ کی جاوے۔ تو بڑے ہونے کے بعد بڑی بڑی قربانیوں کے بغیر اس کی اصلاح نہیں ہو سکتی۔ مگر عورتیں پردہ ڈالتی ہیں۔ بعض دفعہ بچہ جھوٹ بولتا ہے۔ اور باپ اسے سمجھانا چاہتا ہے تو ماں کہہ دیتی ہے کہ نہیں یہ بات اسی طرح تھی۔ اور خود بھی جھوٹ بول دیتی ہیں۔ نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ بچہ خراب ہوتا چلا جاتا ہے۔

(۷) ساتویں بات یہ ہے کہ عورتیں بچوں کی صحت کا خیال نہیں رکھتیں۔ جس کی وجہ سے وہ بڑے ہو کر کوئی بڑے کام نہیں کر سکتے۔ یہ سات ایسے کام ہیں۔ جن کی کنجی عورت کے ہاتھ میں ہے۔ ان کا صحیح کرنے کے لئے عالم بننے کی ضرورت نہیں۔ اسلام کی اصل باتیں تو ہر ایک عورت جانتی ہے۔ اگر عورتیں بچوں کو بچپن ہی میں یہ موٹے موٹے مسئلے سکھا دیا کریں تو پھر دیکھو کہ دس برس کی عمر تک بچوں میں وہ غیرت پیدا ہو جاوے گی کہ وہ بہت کچھ سکھانے کی وجہ سے بھی ان باتوں سے نہ پھر سکیں گے اور جو بری باتیں میں نے بیان کی ہیں۔ ان کے برعکس وہ نیک باتیں بھی سکھا سکتی ہیں۔ جس کی وجہ سے بچے میں عیب پیدا ہو ہی نہیں سکتے اور اصلی محبت تو یہی ہے تم ان باتوں کو یاد رکھو یہ باتیں تمہاری اہمیت کے متعلق ہیں۔

عورتوں کی ذمہ داریاں

جب تک تم ترقی نہ کرو دین کامیاب نہیں ہو سکتا۔ ہماری ترقیاں ہماری قربانیاں زیادہ سے زیادہ بیس پچیس سال تک رہیں گی۔ مگر اگر تم اپنی ذمہ داریوں کو سمجھو۔ تو قیامت تک اس ترقی کو قائم رکھ سکتی ہو۔ کیونکہ آئندہ نسلوں کو سکھلانے والی تم ہی ہو۔ ہمارا اثر ظاہری ہے تمہارا اثر دائمی ہے۔ اس سے سمجھ لو کہ تمہارے اوپر زیادہ توجہ

مناجاتِ زرّین

جو حسب فرمایش مولوی عبدالمغنی صاحب ناظر بیت المال ۲۸ دسمبر ۱۹۲۲ء کو قبل از رپورٹ صیغہ بیت المال جلسہ سالانہ احمدیہ کی تقریب پر جماعت احمدیہ کے روبرو جناب مولوی نواب خان صاحب ثاقب مالیر کوٹلوی نے پڑھی۔

مُسدّس

خدایا تو میرے بیان میں اثر دے
بیان میں وہ پیدا تو انداز کر دے
نظر آئے مال اور دولت فضا میں
تجھے علم ہے کیا ضرورت ہے دین کو
ترے دین کے دلبر نازنین کو
ترا فضل باران رحمت جو کر دے

تو وہ ابر فیض ہے میرے مولا
نظر تیری ہو خاک پر جلوہ فرما
غنی کر دے اک پل میں تو بے نوا کو
درختوں پہ تیری نظر کا ہو جلوا
دکھانے پہ آئے جو قدرت تماشا
جو تو فضل اپنا گہر بار کر دے

تجھی سے ہمیں مانگنے کی ہے عادت
سخاوت اگر ہے تو تیری سخاوت
رہے مانگنے کی ضرورت نہ باقی
جو محتاج ہو دوسرے گھر کے در کا
اکٹھا کیا جس نے اس طرح پیسا
وہ تیرے سوالی کو کیا بخشدیگا

ہمیں ساری دنیا میں ہے کام تیرا
ہے پھیلانا دین اور اسلام تیرا
تو اپنے خزانے سے امداد بھیجا
تو قرآن میں پہلے فرما چکا ہے
میں داتا ہوں سب خلق میری گدا ہے
دعا سے سائل کی خوشنود ہو میرا

مرے دل میں روح القدس آج بھر دے
کہ دیوار و در مال اور نقد زر دے
برسنے لگے آب زر اس سماء سے
ہمارے فلک کو ہماری زمین کو
ترے بدر پُر نور کو مہ جبین کو
زر و مال سے صحن گلشن کو بھر دے

کہ فطرت کو کر دے تو لولوئے لالا
تو بے شبہ اکسیر ہو جائے پیدا
سخی کر دے اک دم میں تو بے سخی کو
زر گل نظر آئے گا پتا پتا
پہاڑوں کو دیکھیں گے سونے کا ٹیلا
زر و مال سے صحن گلزار کر دے

تجھی سے بھکاری کی ہے استعانت
ملے گا فقط ہم کو تیری بدولت
جو تو جام زر بھر کے دے ساقی
بھلا ایسے محتاج سے مانگنا کیا
کہ سائل بنا اور در در سے مانگا
ترے در کا سائل فقط تجھ سے لیگا

ہے پہنچانا عالم میں پیغام تیرا
کرانا ہے ورد زباں نام تیرا
ہماری مدد کیلئے خود اترا
کہ میرا در فیض ہر دم کھلا ہے
میں دیتا ہوں اسکو جو کچھ مانگتا ہے
وہ بندہ ہے میرا تو سب ہو چکیں

زر و مال مانگا تو کیا ہم نے مانگا
زر و فضل کی ہم نے کی گر تمنا
تو خود جانتا ہے کہ کیا چاہتے ہیں
ترا دین اسلام دنیا میں پھیلے
زن و مرد میں پیر و برنا میں پھیلے
یہ خدمت فقط احمدیت کر گئی

یہ سب تیرے بندے ہیں خدمت کو حاضر
اعانت کو حاضر، اشاعت کو حاضر
یہ ہیں جو زر و مال اپنا لٹا دیں
دکھائینگے فیاضیاں صدق دل سے
یہ دیدینگے دل اور جاں صدق دل سے
نہ رکھیں گے یہ ایک پیسا لگا کر

گھروں سے یہ آئے ہیں سب تیرے ہو کر
یہ تیرے لئے نکلے ہیں گھر سے باہر
ذرا سا جو ہو جائے تیرا اشارہ
جو کچھ لائے ہیں گھر سے دکھا دینگے یہ
باصرار خود ہاتھ پھیلا دینگے یہ
غنی ہو کے دینگے علیٰ قدر طاقت

وہ اٹھے ترے بندہ خاص مولا
انہیں سال آئندہ دے مال اتنا
نیک کر یہ آئے ہیں راہ خدا میں
تو دے ان کے مال اور دولت میں برکت
نہ آزار پہنچائے چشم عداوت
تو ان اپنے بندوں کو خوشحال رکھیو

بہت ہیں ترے بندے خاموش گویا
سراپا سماع اور ہمہ گوش گویا
کہ مال اس قدر جمع ہو جائے یارب
تو مالک ہے ان کا دعا ان کی سن لے
جو کچھ مانگتے ہیں ندا ان کی سن لے
انہیں غیب سے دے تو صد بدرہ زر

ہو جاری وہاں دین اسلام تیرا
پہنچ جائے کانوں میں پیغام تیرا
پہنچ جائے خواجہ کے کانوں میں آخر
یہ سنکر ہو کافور آتش زبانی

زر و سیم چاہا تو کیا ہم نے چاہا
نہ شایاں شان تیرے ہے یہ مولا
تجھی سے تجھے ہی چاہتے ہیں
یہ ہر ملک ادنیٰ و اقصیٰ میں پھیلے
بیابان میں اور دشت و صحرا میں پھیلے
محبت کا تیرے یہی دم بھرینگی

زر و مال سے دیں کی نصرت کو حاضر
تیری راہ میں دل سے محنت کو حاضر
تری راہ میں خون اپنا بہا دیں
دکھائینگے زور بیاں صدق دل سے
یہ اٹھیں گے پیر و جواں صدق دل سے
یہ اٹھیں گے جیبوں کو خالی دکھا کر

یہ بندے ہیں تیرے یہ ہیں تیرے چاکر
یہ بیٹھے ہیں یک دل برابر برابر
یہ اٹھیں گے دیکر زر و مال سارا
کم و بیش ہے کچھ نہ شرمائینگے یہ
عزیزوں سے کچھ سن کے دکھلائینگے یہ
اٹھائی نہ جائینگی مغفرت سے دولت

تری راہ میں مال دینے کو اپنا
کہ جتنا لٹا دیں ہو وہ چند پیدا
نمونہ ہیں اخلاص صدق اور صفا میں
ملے دین و دنیا میں آرام و راحت
گرے ان کے دشمن پہ کوہ مصیبت
بد اندیش کو ان کے پامال رکھیو

محبت میں تیری ہیں بے ہوش گویا
دلوں میں دعا کا ہے اک جوش گویا
کہ ہو جائیں حل دین کی مشکلیں سب
یہ کہتے ہیں جو کچھ صدا ان کی سن لے
تمنا ہے یا التجا ان کی سن لے
کہ تعمیر حرمین کر دیں تیرا گھر

بلند اور اونچے مینار پر نام تیرا
ہو تیری ہی امداد سے کام تیرا
کہ نخل برومند احمد ہے مثمر
کریں تب وہ سب اپنی المسیح خوانی

423

بدل دیں لب و لہجہ خوش بیانی
خدا ان کو پھر احمدیت میں لائے
بہت سے اوٹھیں گے جو زر دینگے اپنا
دل و جاں سے تن اور سر دینگے اپنا
لٹا کر زر و مال پائینگے سب کچھ
خدایا یہ تیرے ہیں دولت ہے تیری
ہے تیری عطا اور نعمت ہے تیری
یہ تیری رضا میں لٹا جائینگے سب
بھری تو نے دیں کی حمیت ہے انہیں
محبت ہے باہم اخوت ہے ان میں
نہیں ہیں یہ نادار زردار ہیں یہ
نہیں مانتے نفس سرکش کا فرماں
یہ تو نے بلائے ہیں تیرے ہیں مہماں
نہ کھائیں گے انڈے نہ یہ دودھ لینگے
سخن سنج اکمل نے لکھا ہے مضمون
کہیں بیضہ مرغ پر لوگ مفتوں
دونی ہیں لے کے دیتے ہیں انڈے
ہزاروں ہی انڈے ہزاروں ہی پیسے
ضعیفوں کے اور خاکساروں کے پیسے
اگر خرچ ہوں راہ میں تیرے مولا
ترے پاس خاطر سے چھوڑا ہے کھانا
شعار ان کا ہنسنا نہیں اور ہنسانا
انہوں نے بنائی ہے لندن میں مسجد
مساعی ہوں مشکور ان کی خدایا
رہیں پیارے محمود کے زیر سایہ
جدھر رخ کریں خیر مقدم ہو ان کا
انہیں سروری دیجیو سر کے بدلے
انہیں قصر جنت ملے گھر کے بدلے
ہمیشہ کا آرام و راحت عطا کر
لباس ان کا تقوے ہو نیکی قبا ہو
ہر اک فرد مومن ہو اور پارسا ہو
پگھلتے رہیں جیسے یہ شمع سوزاں
انہیں دیکھ کر آنکھ میں آئے ٹھنڈک
ملاقات سے ان کے آجائے ٹھنڈک

ہو مداح مہدی صاحبقرانی
مسیحا کی سچی ارادت میں لائے
نہ کچھ اور ہو گا تو گھر دینگے اپنا
جو ہے نقد لعل و گہر دینگے اپنا
گھر اپنا مٹا کر کمائینگے سب کچھ
جو کچھ پاس ان کے ہے حشمت ہے تیری
خدائی میں تیری جماعت ہے تیری
تجھے دینگے تجھ سے صلہ پائینگے سب
حمایت ہے اور قومی غیرت ہے انہیں
عدو کے مقابل شجاعت ہے انہیں
قناعت کے خوگر نکوکار ہیں یہ
نہیں کرتے ایوان نعمت کا ساماں
غذا ان کی پانی ہے اور پارۂ ناں
بچت ہے جو کھانے کی وہ تجھکو دینگے
بہت اچھا مضمون بہت خوب موزوں
ہے انڈے کی دکان ۔ دکان افسوں
دکاندار دکاں پہ بیٹھے ہیں انڈے
مسلمانوں کے مالداروں کے پیسے
سعیدوں کے اور نیکوکاروں کے پیسے
ہزاروں گنا ان کو دے میرے مولا
کیا ترک ان سب نے آرام پانا
غم دیں میں ہے کام آنسو بہانا
بنائیں گے مل کر یہ جرمن میں مسجد
بلند ان کا رکھیو تو دنیا میں پایا
انہیں دیجیو عزت سے اپنا پرایا
جدھر آنکھ اوٹھائیں یہ عالم ہو ان کا
زر سرخ کیجو عطا زر کے بدلے
ملیں حور و غلماں حپ کر کے بدلے
اسی دار دنیا میں جنت عطا کر
حلال ان کی روزی ہو طیب غذا ہو
ہو دل ان کا پاک اور درد آشنا ہو
یہ روشن ہوں مثل چراغ فروزاں
ہو پیدا اسے دادو دل پائے ٹھنڈک
کلام ان کا مخلوق میں لائے ٹھنڈک

ہو دیدار سے روشن آنکھیں جہاں کی
میں ان سب میں اک بندۂ کمتریں ہوں
دل دردمند اور قلب حزیں ہوں
ہوا ہادا ان سے زمین قادیاں کی
پورانا رفیق ان کا اور ہمنشیں ہوں
ہمیشہ سے مداح مہدی دیں ہوں
جیسے کہتے ہیں ثاقب تختہ آرا
حفاظت میں رکھ اس کو دیکر سہارا

مولوی محمد علی صاحب کا قلم

حضرت مسیح موعود علیہ السّلام کے خلاف

حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ بنصرہ نے نبوت کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ارشاد کے ماتحت جو فرمایا ہے ۔ کہ نبی دو قسم کے ہوتے ہیں ۔ ایک تشریعی دوسرے غیر تشریعی نبوت تشریعی بند ہے ۔ لیکن غیر تشریعی بند نہیں ۔ مولوی محمد علی صاحب جھٹ بغیر سوچ سمجھے اس کے خلاف لکھدیا ۔ اور اس طرح حضرت مسیح موعود کے خلاف قلم چلا دیا ۔ چنانچہ مولوی محمد علی صاحب اپنی مایۂ ناز کتاب النبوۃ فی الاسلام کے صفحہ ا میں تحریر فرماتے ہیں ۔ "نبوت تشریعی و غیر تشریعی یکساں بند ہے" اس کے مقابلہ میں حضرت مسیح موعود کے صرف دو حوالے پیش کرتا ہوں ۔ فرماتے ہیں ۔

"ایسا رسول ہونے سے انکار کیا گیا ہے جو صاحب کتاب ہو دیکھو جو امور حق ہوتے ہیں ۔ انکو بیان کرنے سے ڈرنا نہیں چاہئیے ۔ اور کسی قوم کا خوف کرنا اہل حق کا قاعدہ نہیں صحابہ کرام کے طرز عمل پر نظر کرو وہ بادشاہوں کے درباروں میں گئے ۔ اور حق کہنے سے ذرا نہیں جھجکے جیسی ولا یخافون لومۃ لائم کے مصداق ہوئے ۔ ہمارا دعوٰی ہے کہ ہم نبی اور رسول ہیں ۔ دراصل یہ نزاع لفظی ہے ۔ خدا تعالٰے جس کے ساتھ ایسا مکالمہ مخاطبہ کرے جو بلحاظ کمیت و کیفیت دوسروں سے بڑھکر ہو ۔ اور اس میں پیشگوئیاں بھی کثرت سے ہوں اسے نبی کہتے ہیں ۔ یہ تعریف ہم پر صادق آتی ہے پس ہم نبی ہیں ۔ ہاں یہ نبوت تشریعی نہیں ہے ۔ جو کتاب اللہ کو منسوخ کرے ۔ اور نئی کتاب لائے ۔ ایسے دعوے کو ہم کفر سمجھتے ہیں ۔ بنی اسرائیل میں کئی نبی ایسے ہوئے جن پر کوئی کتاب نازل نہیں ہوئی صرف خدا کی طرف سے پیشگوئیاں کرتے تھے ۔ جن سے موسوی دین کی شوکت و صداقت کا اظہار ہوتا پس وہ نبی کہلائے یہی حال اس سلسلہ کا ہے ۔ بھلا اگر ہم نبی نہ کہلائیں تو اس کے لئے کونسا امتیازی لفظ ہے جو دوسرے ملہموں سے ممتاز کرے ۔ ہمارا مذہب تو یہ ہے کہ جس دین میں نبوت کا سلسلہ نہ ہو وہ مردہ ہے یہودیوں عیسائیوں اور ہندوؤں کے دین کو جو مردہ کہتے ہیں تو اسی لئے کہ ان میں اب کوئی نبی نہیں ہوتا ہے"

اس کے علاوہ ایک غلطی کے ازالہ صفحہ ۳ پر آپ تحریر فرماتے ہیں "رسول اور نبی ہوں مگر بغیر کسی جدید شریعت کے"

اب اہل انصاف غور فرماویں حضرت مسیح موعود اپنے متعلق فرماتے ہیں "ہاں یہ نبوت تشریعی نہیں" گویا غیر تشریعی نبوت ہے ۔ لیکن اس کے خلاف جناب مولوی محمد علی صاحب فرماتے ہیں "نبوت تشریعی و غیر تشریعی یکساں بند ہیں" کیا اس کا نام مخالفت نہیں ہے ۔

خاکسار عبد الاحد داتونی

اشتہارات

ہر ایک اشتہار کے مضمون کا ذمہ دار خود مشتہر ہے نہ کہ الفضل (ایڈیٹر)

تجارت فضل ہے

۱۔ کیا آپ کو تجارت کرنے کا شوق ہے۔

۲۔ کیا آپ کی موجودہ تنخواہ میں گذارہ نہیں ہوتا اور آپ اپنی آمدنی بڑھانا چاہتے ہیں۔

۳۔ کیا آپ ملازمت سے تنگ آکر تجارت کرنے کا ارادہ رکھتے ہیں۔

۴۔ کیا آپ چاہتے ہیں کہ ملازمت بھی رہے۔ اور فالتو وقت میں کوئی ایسا کام مل جاوے جس سے آمدنی بڑھ سکے۔

۵ کیا آپ کی موجودہ تجارت فائدہ مند نہیں رہی۔ اور کیا آپ کسی اور تجارت کی تلاش میں ہیں۔

۶۔ کیا آپ اپنے اخراجات کم کرنے میں ہر وقت پریشان رہتے ہیں۔

۷۔ کیا آپ نے اس پر کبھی غور کیا ہے کہ اخراجات گھٹانے کی بجائے آمدنی بڑھانے کی طرف توجہ کیجائے

۸۔ کیا آپ نے اس سوچ میں کئی ماہ تو نہیں گذار دئے۔ کہ تجارت کریں۔ یا نہ کریں۔ اور کریں تو کس قسم کی تجارت کریں۔

غرضیکہ اگر آپ کو تجارت کا شوق ہو۔ تو آپ ہم سے خط و کتابت کریں ہم لندن اور جرمنی سے تاجروں کیلئے ہر قسم کا مال منگاتے ہیں۔ اس لئے ہم آپ کو اپنے تجربہ کی بنا پر بتا سکتے ہیں۔ کہ کس قسم کی تجارت فائدہ مند ثابت ہوئی ہے۔ اور آپ کے لئے کس کام میں فائدہ کی امید ہو سکتی ہے۔

برٹش امپورٹ ایجنسی ۲۳۷

میکلوڈ روڈ۔ لاہور

دو مشہور کتب

رعایتی قیمت پر ۱۵ فروری تک

درثمین مکمل اردو مجلد جس میں حضرت اقدس کی اپنی تحریر کا عکس بھی دیا گیا ہے۔ اتنی مکمل درثمین پہلے کبھی شائع نہیں ہوئی۔ قیمت ۱۰ ار رعایتی ۸ ر

اسلامی اصول کی فلاسفی مجلد جس میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا پیشگوئی والا اشتہار جلسہ مذاہب کے پریذیڈنٹوں کی رائیں تمام دیگر مذاہب کے لیکچروں کے متعلق اور ان کے بالمقابل حضرت اقدس کے لیکچر کے متعلق رائے۔ پیچر سول ملٹری گزٹ کی رائے۔ انگریزی میں بمعہ ترجمہ قیمت عہ رعایتی ۱۲ ار

تین سالوں کی

تبلیغی احمدیہ جنتری

جس میں سنہ ۲۱-۲۲-۱۹۲۳ء کی جنتریاں۔ وفات مسیح اور صداقت مسیح موعود پر بارہ بارہ دلائل سلسلہ احمدیہ کے اہم واقعات ہر ماہ کے ساتھ گویا مختصر سی تاریخ سلسلہ ہے سوانح حضرت مسیح موعود۔ نماز جنازہ۔ روزہ کے مسائل تبلیغی پہلو سے نہایت دلچسپ ٹریکٹ اور کچھ اور ذیل۔ ایک روپیہ کے بیس اور سو عدد کے خریدار کو پچیس عدد فی روپیہ دئے جائینگے۔ فہرست کتب سلسلہ مفت

کتاب گھر قادیان

کشمیر

کی ان اشیاء کے علاوہ جو کہ پہلے پرچوں میں چھپ چکا ہے زعفران فی تولہ ۱۲ اور بہت عمدہ انتری سیر ۱۲ ہو گیا ہے۔ اور گل بنفشہ درجہ دوم فی سیر ۱۲ منگوا کر فائدہ اٹھائیں۔ المشتہر

خاکسار محمد اسمٰعیل احمدیہ سپلائنگ ایجنسی

سرینگر زینہ کدل کشمیر

الخطبہ

ایک سید قوم کی باسلیقہ اور معمولی تعلیم یافتہ لڑکی کے رشتہ کے لئے سید قوم کے احمدی تعلیم یافتہ لڑکا جو کم از کم انٹرنس پاس ہو اور ساٹھ ستر روپیہ ماہوار کا ملازم خوش اخلاق اور خوش شکل بہت جلد اپنی اپنی درخواستیں دفتر ہذا میں بھیجدیں۔ درخواست کنندہ کو یہ بھی لکھنا چاہیے۔ کہ وہ کب احمدی ہوا۔ اگر کوئی کالج میں تعلیم پاتا ہو۔ وہ بھی درخواست کر سکتا ہے۔ نیاز مند ذوالفقار علی خاں ناظر امور عامہ قادیان

شفا خدا کے ہاتھ ہے

ہم خدائی کے دعویدار نہیں (نعوذ باللہ منہا) اور نہ صحت و شفا ہی دینے کا بیمہ اٹھائے بیٹھے ہیں۔ وہ ایک ہی ہستی ہے۔ جس کا بلا معاوضہ سب کے لئے یکساں فیض جاری ہے۔ دوائیاں ہماری پیدا کردہ چیز نہیں۔ بلکہ جس کی ہم سب مخلوق ہیں اسی ذات مقدس کی پیدا کردہ ادویات بھی ہیں۔ بس ہر ایک چیز اسی کے حکم کے ماتحت کام کر رہی ہے۔ ہمارا فرض صرف اتنا ہی ہے کہ ہم دیانتداری سے مرض کے مطابق پوری پوری اور عمدہ ادویات دیں۔ اور علاج معالجہ میں اپنی طرف سے کوئی کسر نہ چھوڑیں۔ باقی معاملہ خدا پر چھوڑیں ہمارا ہاتھ کے کنگن کو دیکھنے کے لئے کسی آرسی کی ضرورت نہیں ہوا کوئی سرٹیفکیٹ نہیں۔ بلکہ سچ جھوٹ کے پرکھنے کے لئے سب سے بہتر کسوٹی تجربہ ہے۔ اور ہم بھی آپ کو یہی مشورہ دیں گے کہ آپ جس مرض کا بھی علاج کرانا چاہیں۔ پتہ ذیل پر خط و کتابت کریں۔ جواب کے لئے جوابی کارڈ یا ٹکٹ آنا چاہیئے۔

ڈاکٹر منظور احمد سلانوالی لائن سرگودہا

424

ہندوستان کی خبریں

مسٹر گاندھی کو مالیخولیا

راشٹر کمیٹی جو بمبئی کا ورنیکولر روزانہ اخبار ہے۔ اس نے یہ خبر شائع کی ہے۔ کہ مسٹر گاندھی یروادہ جیل میں ایسے مالیخولیا میں مبتلا ہیں۔ ایسوسی ایٹڈ پریس نے اسکی تردید کی ہے۔

مہاراشٹر میں کانگریس کی نئی پارٹی کا کام

پونہ۔ ۱۷ جنوری مسٹر این سی کیلکار نے ایک جلسہ عام میں تقریر کرتے ہوئے فرمایا۔ کہ کانگریس کی نئی پارٹی کا کام معقولیت پر مبنی ہے۔ اور میں اس پارٹی کا انتہائی کام کرونگا۔

سرحدی علاقہ میں ہوائی جہازوں سے بمباری

ڈیرہ اسمٰعیل خاں ۱۷ جنوری۔ ۱۴ اور ۱۵ تاریخ کو علاقہ سپنگا ار پر ہوائی جہازوں سے بم گرائے گئے۔ ابھی تک نتائج کی کوئی رپورٹ موصول نہیں ہوئی۔

بمبئی میں داس پارٹی کی ہر دلعزیزی

بمبئی ۱۸ جنوری کل شام بمبئی نیشنل یونین کی ایگزیکٹو کمیٹی کے اجلاس میں جو زیر صدارت ڈاکٹر والکر منعقد ہوا۔ اس مطلب کا ایک ریزولیوشن پاس کیا گیا۔ کہ داس نہرو پارٹی کا پبلک طور پر خیر مقدم کیا جائے۔ اور ان کے اعزاز میں ایک جلوس نکالا جائے۔

سیلون میں ایک ٹرین کے غرق ہونے کا حادثہ

۱۸ جنوری کو انگوڈ وسیلون ریلوے پر یہ حادثہ وقوع پذیر ہوا۔ کہ ٹرین پٹری سے اتر کر سیلاب میں دھنس گئی۔ اور کوئی ٹرین نکالی گئی جو بالکل ٹوٹ گئی۔ یقین کیا جاتا ہے۔ کہ کوئی جان ضائع نہیں ہوئی۔

فرانسیسی ماہرین تعلیم افغانستان میں

پشاور۔ ۱۷ جنوری متعدد فرانسیسی ماہرین تعلیم پشاور کے راستے سے کابل گئے ہیں۔ تاکہ افغانستان میں تعلیمی کام سرانجام دیں۔ خیال کیا جاتا ہے کہ وہاں ایک مدرسہ قائم کیا جائیگا۔

لاہور میں سول نافرمانی کی تحقیقات

دہلی کانگریس کمیٹی نے لارنس بت کے دور کرنے کے متعلق گورنمنٹ پنجاب کو الٹی میٹم دینے کا فیصلہ کر لیا ہے۔ اور بت کے خلاف سول نافرمانی کی تیاریاں ہو رہی ہیں۔ والنٹیر کو بھرتی کرنے کا جدوجہد ہی ہے۔ اور بڑے جوش سے پروپیگنڈا کا کام ہو رہا ہے۔

ریاست جموں میں آریہ سماجیوں کو زدوکوب

حال ہی میں ریاست جموں کے متعدد آریہ سماجی شہر جموں کے قریب ایک گاؤں میں تبلیغ و اشاعت کے ذریعہ میگھوں کو جو اچھوت اقوام سے تعلق رکھتے ہیں۔ اپنے دائرہ مذہب میں داخل کرنے کیلئے گئے۔ مگر گاؤں کے راجپوتوں نے اس کارروائی کو غصہ و ناراضی کی نگاہ سے دیکھا۔ اور کہا جاتا ہے کہ انہوں نے آریوں کو لاٹھیوں کے ساتھ زدوکوب کیا۔ بعض آریہ خطرناک طور پر مجروح ہوئے۔

کیا وائسرائے ہند جانے والے ہیں

لندن۔ ۱۷ جنوری۔ ریونگ اسٹینڈرڈ کا نامہ نگار مصر ہے کہ ابتدائے موسم بہار میں وائسرائے کی تبدیلی ہو جائے گی۔ اس کا بیان ہے۔ کہ اس قسم کی افواہ کی تردید کے لئے جو دلائل پہلے پیش کئے گئے وہ اس وقت کارآمد نہیں ہیں۔ لارڈ ریڈنگ کے جانشین کے متعلق بحث مباحثہ ہو رہا ہے۔ لارڈ پیگ کی خاص تائید ہو رہی ہے۔ اور وہ خود بھی وائسرائے بننے کے بیحد خواہشمند ہیں۔

پنجاب میں سوراجیہ خلافت پارٹی کا قیام

لاہور۔ ۱۸ جنوری۔ کانگریس کے متعدد مشہور لیڈر پنجاب میں سوراجیہ خلافت پارٹی قائم کرنے کے لئے تدابیر اختیار کر رہے ہیں۔

ایک سرحدی سردار کو پھانسی

پشاور۔ ۱۷ جنوری ۱۱ جنوری کو قبائل مسعود کے مشہور سردار دل شاہ کو ڈیرہ غازی خاں میں پھانسی دی گئی۔

خیبر ریلوے کے متعلق نزاع

سرحدیوں میں آج کل نزاع کا باعث خیبر ریلوے بنی ہوئی ہے۔ کوکی خیل جن کے علاقہ سے ریلوے کا بڑا حصہ گزرتا ہے۔ ان کو مزدوری سے بہت روپیہ مل رہا ہے اس لئے دوسرے فرقے ان سے حصہ مانگتے ہیں۔ آفریدی کوکی خیلوں سے اسی وجہ سے ناراض ہیں۔

بمقدمہ ہندو بیوہ کے بچہ

لاہور پولیس نے ایک شخص زیر دفعہ ۳۰۳ تعزیرات ہند چالان کیا ہے۔ جس میں ایک بیوہ ہندو لڑکی کے خلاف یہ الزام ہے کہ اس کے ہاں ایک لڑکا پیدا ہوا۔ جسے مار ڈالا گیا۔

ایک قومی سکول کا گورنمنٹ سے الحاق

دیش سکول سیالکوٹ جس کا بنیادی پتھر مسٹر گاندھی کے ہاتھوں سے رکھا گیا تھا۔ ۱۰ جنوری ۱۹۲۳ء کو سرکار سے ملحق ہو گیا ہے۔

پشاور سے کابل تک موٹر لاری

دربار افغانستان نے ایک اطالوی موٹر ٹرانسپورٹ کمپنی کو پشاور سے کابل جانے والی سڑک پر بارہ سال کے لئے باربرداری اور مسافروں کی آمدورفت کا موٹر لاری کے ذریعہ انتظام کرنے کے لئے اجارہ دیدیا ہے۔

آنریبل راجہ صاحب محمود آباد مفت کام کرینگے

صوبہ متحدہ کی مالی مشکلات کی وجہ سے گورنر کی رضامندی سے آنریبل راجہ صاحب محمود آباد نے یہ فیصلہ کیا ہے۔ کہ وہ ۱۹۲۳ء میں کارکن کونسل کی ممبری کے فرائض بلا تنخواہ سرانجام دیتے رہیں گے۔

شراب کے نشہ میں افیونی کا قتل

امرتسر کے چند آدمیوں نے شراب پی کر قادر بخش افیون فروش کو جو اپنی دکان گورو بازار میں سو رہا تھا اس کو دکان کا دروازہ توڑ کر قتل کر ڈالا۔ اور اس کا روپیہ وغیرہ لوٹ کر لے گئے۔

صدر خلافت کمیٹی کا پیام وزیر اعظم کے نام

سیٹھ چھوٹانی نے وزیر اعظم انگلستان کے نام ایک پیغام بھیجا ہے جس میں لکھا ہے کہ سابق خلیفۃ المسلمین کو مکہ پہنچانے کو مسلمانان ہند برطانیہ اور اس کے دفتر خارجہ کی شرعی حقوق میں بیجا اور ناقابل برداشت مداخلت تصور کرتے ہیں۔

غیر ممالک کی خبریں

شریف مکہ کا دعوئے خلافت

ڈیلی میل کے نامہ نگار متعین یروشلم کا بیان ہے۔ کہ امیر عبداللہ لندن سے واپس آیا اور فلسطین کے برطانی ہائی کمشنر شاہ حسین اور سابق سلطان کو ملا۔ جس کا نتیجہ یہ ہوا۔ کہ شریف مکہ جدید سلطان کی جگہ خلیفہ بننے کا دعوے کر رہا ہے۔ اس کے مطابق برطانیہ کی یہ تجویز کہ خلافت کو مکہ میں منتقل کر دیا جائے۔ کامیاب ہوتی نظر آتی ہے۔

جنگ کے شروع ہونے کا خطرہ

لندن - ۱۷ رجنوری - جرمنوں کی ضد اور فرانسیسیوں کے عزم مصمم سے روہر میں صورت معاملات کی نزاکت اور بھی بڑھ جائیگی۔ اس لئے جو تشویش انگیز پیشگوئیاں کی گئی ہیں۔ وہ حق بجانب معلوم ہوتی ہیں۔ ایسن میں مقیم نامہ نگار اخبار لکھتا ہے۔ ہر وقت کھلی لڑائی شروع ہو جانے کا خطرہ ہے۔ فرانسیسی افسروں نے اعلان کیا ہے کہ وہ بہت ذلیل کرنے والے مالکان کو بلا کر گرفتار کرنے جرمانہ کرنے اور قید کرنے میں تامل نہ کریں گے۔ لیکن مالکان نے کہا ہے۔ کہ وہ قید ہونا پسند کریں گے۔

کمال پاشا کا دورہ

قسطنطنیہ - ۱۷ رجنوری - انگورہ سے ایک پیغام مظہر ہے۔ کہ مصطفےٰ کمال پاشا کا ارادہ ہے۔ کہ سمرنا - کونیہ - ادانہ اور دیار بکر کا دورہ کرنے کے بعد علاقہ موصل کا معائنہ کرے۔

یونان سے ترکی کا مطالبہ تاوان

ترکی نے مطالبہ کیا ہے۔ کہ وہ یونان سے ان تمام نقصانات کے عوض چار ارب طلائی سکہ (پونڈ) بطور تاوان وصول کریگی۔ جو اس نے اپنے قبضہ کے دوران میں ترکی کے علاقوں کو پہنچائے ہیں۔ اس کے علاوہ ترکی غیر ملکی رعایا سے بھی تاوان وصول کریگی۔ اس رقم کا کچھ حصہ دستاویزات کی صورت میں اور کچھ سکہ کی شکل میں ادا کیا جانا چاہیئے۔

قسطنطنیہ سے جانیوالے یونانیوں کی حالت زار

ایتھنز - ۱۶ رجنوری - سمیون قسطنطنیہ سے ایک جہاز مقام پیریس (یونان) پہونچا ہے۔ جس پر دو ہزار مسافر تھے۔ ان میں سے ایک ہزار چھ سو تپ محرقہ چیچک اور ہیضہ کے مریض تھے۔ ۳۵ مرد سمندر میں پھینکے گئے۔ بندرگاہ تک پہنچنے پر ۴۲ اور مر گئے۔ حکومت یونان نے مزید پناہ گزینان کا داخلہ اس وقت تک بندکر دیا گیا جب تک امراض متعدیہ ان میں باقی ہیں۔

یونانیوں کے خوفناک مظالم

صوفیہ - ۱۴ رجنوری - نیم سرکاری بیان ہے کہ مغربی تھریس اور مشرقی مقدونیہ میں وہاں کی بلغاری اور ترکی آبادی پر باقاعدہ طور پر مظالم توڑے جا رہے ہیں۔ اور ان کی تباہی میں کوئی کسر نہیں اٹھا رکھی جاتی۔ اس سے بلغاریہ میں بہت بھاری شور و شر برپا ہو رہا ہے۔

عراق عرب کے ہائی کمشنر کا ہوائی سفر

بغداد - ۱۵ رجنوری - ایک سرکاری اعلان مظہر ہے۔ کہ وسطی ایشیا کے امور کے متعلق ملک معظم کی گورنمنٹ سے مشورہ کرنے کیلئے سر پرسی کاکس ہائی کمشنر عراق عرب اگلے جمعہ کو بغداد سے ہوائی جہاز کے ذریعہ لندن روانہ ہو جائیں گے۔ ان کی جگہ سر ہنری ڈابز عارضی طور پر ہائی کمشنر کے فرائض انجام دیں گے۔ آپ عرب کے ریگستان پر سے ہوائی جہاز میں گذریں گے۔ اور سکندریہ سے بذریعہ جہاز بحری مارسلز کو روانہ ہوں گے۔

سمندر میں اخبار کی اشاعت

لندن - ۱۲ رجنوری - اخبار ڈیلی میل نے کونارڈ بلیٹین کو خرید لیا ہے۔ اور اب انتظام کر رہا ہے کہ اس کے واسطے اخبار ڈیلی میل کی کاپیاں بحر ظلمات کے ایڈیشن کے طور پر سمندر میں چھاپی جائیں۔ خبریں بذریعہ لاسلکی بہم پہونچائی جائینگی۔

فرانس کی مزید پیش قدمی

برلن - ۱۷ رجنوری - ایسن کا تار مظہر ہے کہ کثیر التعداد فوج مشرق کی طرف پیشقدمی کر رہی ہے جس کا مقصد یہ ہے۔ کہ مقبوضہ رقبہ کو اور بھی وسیع کیا جائے۔ فرانسیسیوں نے اب تک کوئلہ کے متعلق اپنی دھمکی کو عملی جامہ نہیں پہنایا ہے۔ اور معمولی مقدار میں کوئلے جا رہے ہیں۔ تاوان کے کوئلہ کی بار برداری ابھی شروع نہیں ہوئی ہے۔

جنرل ہیرنگٹن کا انتباہ اسد بے کو

قسطنطنیہ - ۱۸ رجنوری - برٹش کولنڈ اسٹریم گارڈ سپاہی جو حال میں قتل کیا گیا تھا۔ فوجی اعزاز کے ساتھ دفن کیا گیا۔ جنرل ہیرنگٹن نے اسد بے کمانڈر ترکی پولیس کو چھاؤنی میں طلب کر کے متنبہ کر دیا ہے۔ کہ اگر ایسا واقعہ پھر پیش آیا تو برطانی فوجی حکام اپنی افواج کی محافظت کے لئے خود کوئی تدبیر اختیار کریں گے۔ اسد بے نے وعدہ کیا ہے۔ کہ میں حتی الامکان کوشش کروں گا۔ کہ قاتل کو گرفتار کرا دونگا۔ اور علاوہ ازیں گرد دستوں کو بیش از بیش قوی کر دونگا۔

چین میں شورش

کانٹن - ۱۷ رجنوری - ڈاکٹر سن یٹ سن کی تمام نہاد دستوری افواج بغیر کسی مدافعت کے شہر میں داخل ہو گئی ہیں۔ شہر میں امن و سکون ہے۔ یقین کیا جاتا ہے۔ کہ چن چونگ منگ دیچو سے مخالفانہ حملے کی تیاریاں کر رہا ہے۔

فرعون کے مقبرہ کی دریافت

لکسور - ۱۶ رجنوری - طوطق خامن کی قبر سے بہت سی خوبصورت اشیاء نکالی گئی ہیں۔ شاندار آبنوس اور سنہری کوچ بھی ہے۔ جو کہ مکمل حالت میں رکھی ہوئی ہے۔ قریب دہ نمونوں کے تیر اور کمان۔ ایک جواہرات کا صندوق جس میں کئی آرائش والی چیزیں اور چھوٹے چھوٹے پتھر تھے۔

بلجیم اور جرمنی میں گولیاں چل گئیں

برو سلز - ۱۷ رجنوری - سو زارت مدافعت میں ایک خبر پہونچی ہے کہ بعض آدمیوں نے ایک بلجیمی فوجی دستہ پر جو دریائے روہر کے پل کی حفاظت کر رہا تھا گولیاں چلائیں۔ فوج نے بھی ترکی بہ ترکی جواب دیا۔

قسطنطنیہ میں انگریزوں پر حملے

قسطنطنیہ میں ایک انگریز منیجر کی بیوی کو ترکی پولیس نے فاحشہ عورت کے الزام میں گرفتار کر لیا۔ اور اسے طبی معائنہ کے لئے ہسپتال میں لے جانا چاہا لیکن وہ ایک درخت کے ساتھ چمٹی رہی اس پر پولیس نے اسے زد و کوب کیا۔ اس کے خاوند نے بڑی مشکل سے اسے چھڑایا۔ علاوہ ازیں دو انگریز محافظ سپاہیوں پر حملے کئے گئے ہیں۔ اور یہ دونوں اب ہسپتال میں ہیں۔